بسم اللہ الرحمن الرحیم

سامعین اکرام؛

میری تقریر کا عنوان ہے "پردہ کے بارے میں احمدی عورت کا کردار"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ۔فان اللہ اعدللمحسنات منکن اجرا عظیما۔یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے حسن عمل کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔(الاحزاب:30)

سامعین اکرام:سیدنا حضرت اقدس محمد ﷺ نے یہ کہہ کر کہ کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے ۔عورت کو ایک عظیم مقام عطا کر دیا۔ایک ایسی شان عطا کر دی کہ اگر ایک عورت ہزاروں بار بھی آپ ﷺ پر درود بھیجے تو اسکی تشفی نہ ہو۔سامعین آج یہاں باقی دنیا خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو اپنے اس مقام کو اپنی اس شان کو جو اسے پیارے نبی ﷺ نے عطا کی تھی بھول گئی ہے اور دنیا کی رنگینیوں میں غرق ہو کر حیا کی چادر اتار کر مستی کا لبادہ اوڑھ کر اپنی قدر اپنا مقام کھو چکی ہے۔وہاں ایک احمدی عورت ہاں میں وثوق سے کہ سکتی ہوں کہ ایک احمدی عورت آج بھی حیا کی چادر پہن کر اپنی چادر اور چار دیواری کی حفاظت کرتے ہوئے عفت اور پاکدامنی کا علم بلند کیے ہوئے ہے ۔اور اپنے کردار سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے نظر آتی ہیں کہ۔

وَلَيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ(النور)

معزز سامعات:سنو تعلق باللہ کا میدان ہو یا رسول خدا ﷺ سے عشق کا امتحان،مالی قربانی سے لیکر جانی قربانی تک دعوت الی اللہ سے لے کر وقف عارضی تک اور اسکے ساتھ ساتھ ہر اُس شعبہ میں یہاں خلیفہ وقت آواز دے خواہ وہ ڈاکٹر بن کر وقف کرنا ہو یا دور دراز ملکوں میں خدمت آج احمدی عورت ہی ہے جو حکم خداوندی يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ کے تحت اپنی شناخت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھتے ہوئے حیاء کی چادریں اوڑھے میدان کارساز میں سینہ سپر نظر آتی ہیں۔

الغرض احمدی عورت کا کوئی ثانی نہیں ہے کیونکہ اس نے اولین کی یادیں آخرین کے ساتھ ملکر تازہ کر دی ہیں۔اور رسول کریم ﷺ کی **نصیحت اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ** سے وابستہ ہو کر اپنے کردار کے آنگن میں حیاء کے پھول سجا کر گلدستہ احمدیت میں رونق افروز نظر آتی ہیں۔

آج یہاں ہمارے معاشرے میں بقول ساغر صدیقی؛

کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونقِ بازار نظر آتی ہے

عورت آج حیاء اور پردہ کو اپنے ایمان سے الگ کر چکی ہے۔

وہاں احمدی عورت کیسی ہے۔

یہ عورت ایسی عورت ہے
جو شرم وحیا کی پیکر ہے

جب گھر سے نکلتی ہے باہر
ایک احمدی عورت پردے میں

برقعے سے چھپائے زینت کو
تسکین نظر کو ملتی ہے

ہاں: یہ عورت ایسی عورت ہے
جو ایسا کپڑا اوڑھتی ہے

جو اس عورت کی عزت کی
جو اس عورت کی عصمت کی

کیا خوب حفاظت کرتا ہے

ہاں: یہ عورت ایسی عورت ہے جو اپنے مولیٰ کے فرمان کو پورا کرتی ہے

اور اپنے آقا سے باندھے فرمان کو پورا کرتی ہے۔

صاحب صدر؛احمدی عورت نے اپنے ایمان کی حفاظت نہ صرف زمانہ مہدیؑ میں بلکہ آج بھی نہ صرف احمدی عورتیں بلکہ احمدی بچیاں بھی حیاء کے لبادوں میں لپٹ کر پردہ کی اعلیٰ روایات قائم کرتی نظر آتی ہیں۔

سامعات: اگر احمدی عورت کے کردار کو دیکھنا ہے تو دیکھیے جرمنی کی اس ماریہ کے کردار کو جس نے احمدیت قبول کی تو پردہ کرنا شروع کر دیا۔اسی پردہ کی وجہ سے انہیں اپنی نوکری سے استعفیٰ دینا پڑا۔ مگر ماریہ کا ایمان اسقدر مضبوط تھا کہ اُسنے اللہ سے کیے عہد کو پورا کیا اور پردہ کرنا نہ چھوڑا ۔تو دیکھو خدا نے بھی اسکے ایمان کی لاج کیسے رکھی کہ اسکے لیے دوسری جگہ رزق کے بہتر سامان پیدا کر دیئے۔

ہاں اگر ایک احمدی عورت کا کردار دیکھنا ہے تو دیکھیے کردار کی ملکہ اس احمدی عورت کو جس کا تعلق کینیڈا سے ہے۔ جنہوں نے اعلی تعلیم اچھی پوزیشن کے ساتھ حاصل کی۔ مگر پھر پردہ کی وجہ سے باوجود اعلیٰ صلاحیت ہونے کے نوکری تلاش کرنے میں بہت تگ و دو کرنی پڑی۔اور بہت ساری نوکریاں ملی بھی! مگر ہر جگہ اس عہد کی وجہ سے جو اس نے خلیفہ وقت سے کرر کھا تھا کہ اپنے کردار کو پردہ کی زینت سے سجاؤں گی اپنی نوکریاں چھوڑ دیتی رہیں۔اس میں کوئی شک نہیں اللہ اسکی قربانی کا صلہ اسے ضرور دے گا۔ مگر آفرین ہے اسکے کردار پر کہ اس دور میں بھی اس نے پردہ کی کیا اعلیٰ مثال قائم کی۔

سنو اے لجنہ اماء اللہ سنو:اُس احمدی بچی کا واقعہ بھی سنو جسے میرے پیارے خلیفۃ المسیح نے صرف اتنی توجہ دلائی کہ اسکا لباس صیح نہیں ہے تو اُس نے اپنے اس لباس سے جسے خلیفۃ المسیح نے ناپسند کیا تھا اسقدر بیزاری کا اظہار کیا کہ گھر جاتے ہی اس لباس کو کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا اور حیادار لباس پہن لیا۔اور عہد اس بات کا کیا کہ آئیندہ کبھی ایسا لباس نہیں پہنوں گی۔

خلیفۃ المسیح کی خوشنودی بھی تو دیکھیے اس بچی کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تو یہ ہے احمدی لڑکیوں کا کردار جو زینت کی حقیقت کو ابھارتا ہے۔

تو اے خدائے واحد کی عبادت کرنے والیوں اور خلافت سے کیے عہد وپیماں کو پورا کرنے والیوں یہ تو مغرب میں رہنے والی احمدی عورتوں اور بچوں کی مثالیں ہیں۔ ہم تو پھر مشرق کی بیٹیاں ہیں ہم تو سب سے پہلے خلیفۃ المسیح کے اس حکم کی مخاطب ہیں کہ۔

پردہ ایک اسلامی حکم ہے اور ایک احمدی عورت اور نوجوان لڑکی کی شان اور اسکا تقدس بھی ہے اس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔پس جرائتمند مسلمان احمدی عورت کی طرح اپنے عمل سے اور دلائل سے اپنے ماحول اور معاشرے میں اس بات کو پہنچائیں کہ پردہ کوئی قید نہیں ہے بلکہ یہ قرآنی حکم ہے جو ہماری عزتوں کو قائم کرنے اور ہمارا اشرف بحال کرنے کے لیے ہے۔

میری بہنوں: حضرت خلیفہ المسیح الرابع کے نے بڑے دلنشین انداز میں احمدی خواتین کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔

فرمایا: ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لیے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین لا کر تو دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے، کتنی اعلی مقاصد کے لیے وقف ہیں اور انکی لذتوں کے میعار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے دکھاوے نمائش ،اور ناچ گانوں میں ملتی ہے۔اس سے بہت بہتر اور بہت اعلی درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں۔

اللہ کرے آج ہر غیرت مند احمدی عورت اپنی لزات کے معیاروں کو بدلتے ہوئے اپنے معاشرے میں خلیفۃ المسیح کے الفاظ میں یہ اعلان کرے کہ!

تم چاہے جتنی مرضی پابندیاں لگالو ہمارے دلوں سے ،ہمارے چہروں سے ،ہمارے عملوں سے اسلام کی خوبصورت تعلیم چھین نہیں سکتے۔ آمین۔

وآخر دعوانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔طالب دعا زاہد اقبال غالب معلم سلسلہ وقف جدید